جنگوں کے الجھے ہوئے مسائل کے لیے کوئی حل ہے یا مذہب خود مسئلے کا ایک حصہ ہے؟ بین المذاہب مکالمے کی کوئی مقدار بھی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے خاتمے سے لبنانی معاشرے کو نہ بچا سکی، جس میں مذہبی تشخصات نے اہم کردار ادا کیا ہے جبکہ یورپ میں مذہبی تشخصات نسلی تصادم کے لیے استعمال ہوسکتے ہیں۔ زیر بحث مسائل اکثر شرکائے کانفرنس کی روزمرّہ زندگی کا حصہ ہیں۔

تاہم یہ محض ایک علمی قسم کا سیمینار نہ تھا۔ اس میں شرکاء کو یہ موقع میّسر آیا کہ وہ غلط فہمیوں کی پیدا کردہ تقسیم کے علی الرغم تبادلۂ خیال کر سکیں۔ غلط فہمیاں جو مصر اور لبنان کے اپنے اپنے معاشروں میں ہیں یا عربوں اور اہل مغرب کے درمیان ہیں، اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ سیلی اوک کالج کے "مطالعاتی مرکز" کے ڈائریکٹر اور کانفرنس کے ایک سرکردہ منتظم، جورجن نیلسین نے اجلاس کے بعد تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "کچھ ذہنوں میں استعماری مغربیوں کا آسیبی تصور تھا جبکہ کچھ دیگر لوگوں کے اذہان میں اخوان المسلمون اور حزب اللہ کے بارے میں "جنونیوں" کا امیج۔ یہ تصورات باہمی تبادلۂ خیال کے نتیجے میں ذاتی واقفیت اور دوستی میں بدل گئے ہیں۔" (ایم ای سی سی نیوز رپورٹ)

مسلمانوں کے لیے مشن

عرب عیسائیوں کی مڈل ایسٹ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں تک رسائی

خلیجی جنگ کے نتائج نے عیسائی مشنریوں میں امید کی ایک نئی جوت جگا دی ہے۔ عرب دنیا میں مسلمانوں کے لیے مشن کو ان دنوں بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ "کرسچن ہیرالڈ" کے ایک تازہ شمارے میں مڈل ایسٹ میڈیا کی سرگرمیوں کی ایک طویل رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ "عیسائیوں کے لیے ایذا دہندگان کے طور پر مسلمان، مارکسٹوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ مقدس تعلیمات کو لے کر ان تک پہنچنے کی راہ میں بے شمار مشکلات حائل ہیں۔ تاہم جدید طریقوں سے ان مشکلات میں سے چند ایک پر قابو پایا جاسکتا ہے۔" کرسچن ہیرالڈ میں مطبوعہ رپورٹ سے مڈل ایسٹ میڈیا کے بعض پہلو ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

مڈل ایسٹ میڈیا ایک بین الاقوامی انجمن ہے جو زیادہ تر عرب عیسائیوں پر مشتمل ہے اور یہ عرب عیسائی مسلمانوں سے ان کی ثقافت میں رہتے، جدید ترین ٹیکنالوجی اور ذرائع ابلاغ

استعمال کرتے ہوئے ان سے گفتگو کے خواہش مند ہیں۔ مڈل ایسٹ میڈیا کا آغاز لبنان میں کتابوں کی اشاعت و تقسیم کے ایک ادارے کے طور پر 1975ء میں ہوا۔ اب یہ ادارہ اس حد تک ترقی کر چکا ہے کہ اسے تین الگ الگ منسٹری ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

رسائل وجرائد

"مشرقِ وسطیٰ کے دورے میں اگر کوئی شخص کسی نوجوان کو رسالے کے مطالعے میں مصروف پائے تو اس بات کا امکان ہے وہ رسالہ "مجلّہ" ہوگا۔ مشرقِ وسطیٰ کے پندرہ ملکوں کے تقریباً 60 ہزار نوجوان ہر مہینے یہ رسالہ اپنے شہر کے نیوز سٹینڈ سے خریدتے ہیں۔ اپنے ساڑھے تین لاکھ دوستوں اور اہل خانہ کو اس کے مطالعے میں اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ 1977ء سے "مجلّہ" شائع ہو رہا ہے۔ اس میں 15 سے 22 سال کے نوجوانوں کو ادارتی مواد کے ذریعے اپیل کیا جاتا ہے۔ اور یہ مواد دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ قارئین کی روحانی، جذباتی اور سماجی معلوم ضرورتوں، جن کے بارے میں پوری تحقیق کی جاچکی ہے، کے عین مطابق ہوتا ہے۔ "مجلّہ" کو ایک اچھا اور قابل اعتماد دوست باور کیا جاتا ہے جو اپنے قارئین کو قریبی تعلقات کی دعوت دیتا ہے۔ اس رسالے کا مقصد ان غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے جو عیسائیت، یسوع اور اس کے چرچ کے بارے میں مسلمانوں کے دلوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ قارئین کے ذہنوں میں مسیحی حقانیت کے بیج بونا اور خدا کے ساتھ ان کے تعلق میں گہرائی پیدا کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔ چوں کہ رسالے کے 90 فیصد پرچے اقتصادی لحاظ سے پسماندہ علاقوں میں فروخت ہوتے ہیں۔ اس لیے رسالے کی قیمت فروخت کم رکھی جاتی ہے اور یہ خسارہ دوسرے ذرائع سے پورا کیا جاتا ہے تاکہ کم آمدنی والے قارئین پر اس کا بوجھ نہ پڑے۔ یہ مالی تعاون دنیا بھر کے عام عیسائیوں، چرچوں اور اداروں کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس طرح مڈل ایسٹ میڈیا کی سرگرمیاں "دینی مشن" کی بنیاد پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔"

غیر ملکی عربوں تک رسائی

"مغربی یورپ میں اس وقت عربی بولنے والوں کی تعداد تقریباً 25 لاکھ ہے۔ ان میں مستقلاً رہائش پذیر، تلاش روزگار میں آنے والے مزدور، سیاح اور طالب علم شامل ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ اس وقت عیسائیت کے حوالے سے معروف مغرب میں رہ رہے ہیں تاہم ان کی اکثریت

نے ابھی تک مقدس تعلیمات کا واضح پیغام نہیں سنا۔ اگرچہ بہت سے گروپ اور چرچ تنظیمیں اس عرب آبادی تک رسائی کےلیے فکرمند ہیں تاہم ایسے "مغربیوں" کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جو عربی زبان میں لٹریچر تیار کرسکتے ہوں۔ مڈل ایسٹ میڈیا کے "مجلہ" سے منسلک افراد نے اس نہایت اہم گروہ تک رسائی کےلیے لٹریچر تیار کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے، جو یہاں سنسرشپ کی ان پابندیوں سے آزاد ہیں جوان کے اپنے ملکوں میں نافذ چلی آرہی ہیں۔ نوجوانوں کےلیے جو مواد تیار کیاجاچکا ہے اس میں بائبل کی کہانیوں پر مشتمل پانچ باتصویر کتابوں کا ایک سلسلہ، متعدد مزاحیہ کتابچے اور خاندان بھر کے مطالعہ کےلیے رسالے کی طرز کے دو سلسلے شامل ہیں۔"

کتابیں اور بائبل

"مڈل ایسٹ میڈیا نے اپنے کام کاآغاز کتابوں کی تقسیم کار کمپنی کی حیثیت سے کیا تھا اور کام کا یہ شعبہ مسلسل ترقی کررہا ہے۔ اس کے زیرانتظام اب مزید تین تقسیم کار کمپنیاں وجود میں آچکی ہیں جو مشرقِ وسطیٰ میں احتیاط سے انتخاب شدہ مسیحی کتابوں، سمعی و بصری کیسٹوں، پوسٹروں، کارڈوں اور دوسری متعلقہ اشیاء کے ذریعے کتاب فروشوں کی دکانوں، سُپرمارکیٹوں ،ہوٹلوں اور ایسی ہی دوسری جگہوں تک رسائی حاصل کررہی ہیں۔ شعبۂ تبلیغ حکمت عملی کے لحاظ سے اہم کتابوں کی اشاعت کا بوجھ برداشت کرتا ہے اور وہ اب ایک اور ادارے کے تعاون سے اس علاقے میں اپنی نوعیت کی پہلی نئی عربی مطالعاتی بائبل Arabic Study Bible شائع کررہا ہے۔ اگرچہ ہر نئی ایجنسی کے قیام کےلیے خطیر سرمائے کی ضرورت پڑتی ہے تاہم پروگرام یہ ہے کہ ہر منصوبہ پانچ سال کی مدّت کار کے اختتام تک مالی لحاظ سے خود کفیل ہوجائے۔ اور یہی بات آئندہ دس سال کے دوران میں کامیابی اور پروگرام میں توسیع کی کلید ثابت ہوگی۔"

سمعی و بصری کیسٹ

"مڈل ایسٹ میڈیا کی تیسری منسٹری ٹیلی وژن پروگراموں کی تیاری اوران کی تقسیم سے متعلق ہے۔ اب تک مڈل ایسٹ میڈیا عربی میں طبع زاد کتابوں کی تیاری اور عرب بچوں کےلیے موزوں مغربی مواد کی عربی زبان میں منتقلی کے دونوں کام بیک وقت سرانجام دے رہی ہے۔ حالیہ پروگراموں میں پُتلی تماشوں ، ڈراموں اور موسیقی کے ذریعے مسلم نوجوان ناظرین کو انجیلی

اقدار اور طرزِ زندگی سے آگاہ کیا جارہا ہے۔ یہ پروگرام معروف عیسائی ادیب تحریر کرتے ہیں اوران کا مقصد یہ ہے کہ ناظرین میں عیسائی عقیدے سے دلچسپی پیدا ہو اور اسے مزید سمجھنے کی خواہش میں اضافہ ہو۔"

"ان دنوں مڈل ایسٹ میڈیا مواد کی تیاری کے لیے چھ دیگر تبلیغی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کررہی ہے جو تائیوان، کولمبیا اور انڈیا جیسے دور دراز ملکوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس وقت مشرقِ وسطیٰ میں ٹیلی وژن تک عیسائیوں کی رسائی بہت محدود ہے مگر حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہورہے ہیں۔ سیٹلائٹ براڈ کاسٹنگ کے ذریعے علاقے میں پروگرام براہِ راست دکھائے جانے لگے ہیں اور زیادہ سے زیادہ عرب ڈش انٹینے خریدرہے ہیں۔ ڈش انٹینا کی تنصیب کےلیے بعض اوقات وہ بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں۔ بعض ملکوں میں سیٹلائٹ کے ذریعے نشر ہونے والے غیر ملکی پروگراموں کے دیکھنے پر پابندی کچھ زیادہ نہیں ہے اور مڈل ایسٹ میڈیا اس دن کا انتظار کررہی ہے جب اسے عرب دنیا میں ان لاکھوں انسانوں کےلیے کھلے عام مقدس تعلیمات نشر کرنے کا موقع میسر آئے گا، جن میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنھوں نے اب تک کسی عیسائی سے ملاقات تک نہیں کی۔"

عرب دنیا میں مسلمانوں سے رابطے کا "بہترین موقع"

"ہمیں تاریخ میں ایک ایسا دریچہ نظر آرہا ہے جو اس سے پہلے کبھی کھلا دکھائی نہیں دیا۔" پلس (Pluse) کی رپورٹ کے مطابق یہ بات ایک نوجوان نے "مشن مڈل ایسٹ" سے وابستہ ایک ماہر سے کہی ہے جو عرب ملکوں میں بکثرت آمدورفت کے پیشِ نظر اپنا نام مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ "خلیجی جنگ نے ہر چیز کو بدل کر رکھ دیا ہے۔" بہت سے عرب عوام، خصوصاً جن کے ملک عراق کے خلاف متحد تھے، مقدس تعلیمات کو سننے کےلیے پہلے سے کہیں زیادہ آمادہ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کے ساتھ خلیجی ریاستوں میں غیر ملکی کارکنوں کی فوری ضرورت عیسائیوں کو ایک منفرد موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ان غیر ملکی مزدوروں کی جگہ لے سکیں جنھیں رپورٹ کے مطابق بحران کے نتیجے میں علاقے سے بے دخل ہونا پڑا تھا۔ "یہ اسامیاں راتوں رات پُر نہیں ہوسکتیں۔ وہ عیسائی جو "خیمہ سازوں" کی حیثیت سے وہاں بھیجے جانے کے خواہش مند ہیں۔ ان کےلیے یہ ایک اہم موقع ہے۔"